خطبہ جمعہ

بعنوان

علمِ نافع کی اہمیت اور ثمرات

سلسلة منبر الحكمة

148

بتاریخ: 14 جون 2019

بمطابق: ۱۰ شوال ۱٤٤۰ھ

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

❀اسلامی طرزِ معاشرت کا اوّلیں اصول ❀علم کی بنیادی دو اقسام
❀علم نافع کی اہمیت ❀علم نافع کے فضائل اور ثمرات
❀فضائلِ علم سے متعلق اقوالِ سلف ❀اپنے بچوں کو دینی تعلیم ضرور دِلائیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

اسلامی طرزِ معاشرت کا اوّلیں اصول:

اسلامی طرزِ معاشرت کا اوّلیں اصول یہی ہے کہ ہرانسان کو علم کی دولت سے مالا مال ہو اور اسے اسلام کی بنیادی تعلیمات کے علاوہ فرائض وواجبات اور روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل میں شرعی راہنمائی کا علم ہو۔ جہالت کی زندگی گمراہی کی زندگی کے مترادف ہے، اس لیے خود بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہونے کے لیے اور لوگوں کے قلوب واذہان کو بھی اس سے منوّر کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیم وتعلّم سے وابستگی رکھے، کیونکہ یہ اسلام کا بنیادی ترین امر ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو پہلی وحی نازل فرمائی، وہ تعلیم وتعلّم ہی سے متعلقہ تھی، ملاحظہ ہو:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ❋ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ❋ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ❋ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ❋ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق: 1 ـ 5]

''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، اس نے انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا ہی نہ تھا۔''

علاوہ ازیں علم کی اہمیت سے خوب واقف کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے یہ فرمادِیا کہ:

((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلى كُلِّ مُسْلِمٍ))

''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے''

سنن ابن ماجه: 224

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ کون سا علم ہے جس کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے؟ تو اس سلسلے میں جان لیجیے کہ اسلام نے علم کو نفع بخش اور غیر نفع بخش کے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ نفع وضرر دُنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے ہے، جبکہ مروجہ نظامِ تعلیم اور اسلام کے فلسفہ تعلیم میں یہی جوہری فرق ہے کہ یہ صرف مادیت کے حصول کو ترجیح دیتا ہے اور اسلام دنیاوی زندگی میں جائز آسائش وآرام، سکون اور کامیابی کی نفی نہیں کرتا بلکہ اسلام دنیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ آخرت کی فوز وفلاح اور ابدی نجات کو اپنے تعلیمی وتربیتی نظام کا اساسی ہدف قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ [القصص: 77]

''اور جو کچھ تجھے اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کو تلاش کر اور اپنے دنیاوی حصے کو نہ بھول، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو، یقیناً اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے۔''

علم کی بنیادی دو اقسام:

① علم نافع:

جو علم دُنیا و آخرت کے اعتبار سے انسان اور انسانی معاشرے کے لیے خیر اور کامیابی کا باعث ہو؛ اسلام کی نظر میں یہ علم نافع ہے اور یہی مطلوب ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علم نافع سے مراد وہ علم ہے جو انسان میں خوفِ الٰہی بڑھا دے اور دُنیا کی طمع و رغبت کم کر دے۔

السراج المنير بشرح الجامع الصغير: 4/ 309

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ اس حدیثِ مبارکہ:

((اَلـدُّنْيَـا مَـلْـعُونَةٌ ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا ، إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ))

''دُنیا ملعون ہے (اور) اس میں جو کچھ بھی موجود ہے؛ سب ملعون ہے، سوائے اس چیز کے جس کے ذریعے رضائے الٰہی مطلوب و مقصود ہو۔''

کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''سوائے اس چیز کے جس کے ذریعے رضائے الٰہی مطلوب و مقصود ہو'' سے مراد علم نافع ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی قربت اور خوشنودی تلاش کی جاتی ہے۔

جامع العلوم والحكم: 2/ 199

② علم ضارّ:

جو تعلیم دنیا و آخرت یا دونوں جہاں میں سے کسی ایک کے لیے بھی نقصان کا باعث

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بنے؛ وہ علم ضار (یعنی نقصان دہ علم) ہے۔ بعض اہلِ علم نے اسے علم ہی شمار نہیں کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کو 'علم' نہیں کہا جا سکتا جو دِین، عوام یا معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہو۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ المُوبِقَاتِ۔۔۔ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ))

''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو ٹونہ وغیرہ۔''

صحيح البخاري: 2615 ۔ صحيح مسلم: 145

یعنی اعتقادی خرابیاں اور جادُو کرنا وغیرہ بھی سیکھنے کے بعد بھی عمل میں آتے ہیں لیکن زبانِ نبوی ﷺ سے ان کو ہلاکت خیز قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ ایسے علم سے پناہ مانگنے کا حکم دیا کرتے تھے جو بے فائدہ اور بے ثمر ہو۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((سَلُوا اللّٰهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ))

''اللہ تعالیٰ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو فائدہ نہ دیتا ہو۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 3843

اور خود نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو۔''

صحيح مسلم: 2722

نیز رسولِ کریم ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اے اللہ! جو علم تو نے مجھے عطا کیا ہے اس سے مجھے نفع عطا فرما اور جو علم مجھے نفع دے سکتا ہے وہی مجھے عطا فرما، اور میرے علم میں اضافہ فرما دے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3599

علمِ نافع کی اہمیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: ① صدقہ جاریہ ② ایسا علم کہ جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہو ③ اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔''

صحیح مسلم: 1631

نبی کریم ﷺ نے تین امور کو ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بتلایا، ان میں ایک علمِ نافع بھی ہے، یعنی اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں لوگوں کو فائدہ بخش امور کی تعلیم دے گیا اور لوگ اس سے نفع اٹھاتے ہوں تو ایسے شخص کو فوت ہونے کے بعد بھی اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا۔ گویا علم نافع کی تعلیم و تعلم دنیا میں بھی شرف و عزت کا باعث بنتا ہے اور آخرت میں بھی فلاح و نجات کا باعث بنے گا۔

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو باقی دو امور بھی علم ہی کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر انسان کو صدقے کے فضائل سے متعلق علم ہوگا؛ تو تب ہی وہ صدقہ و خیرات کرے گا۔ اسی طرح اگر انسان نے دِین کی تعلیم دے کر اولاد کی اسلامی نہج پر تعلیم و تربیت کی ہوگی تو پھر ہی وہ اس کی وفات کے بعد اس کی فلاح و نجات کے لیے دعائیں کرے گی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

علمِ نافع کے فضائل اور ثمرات:

علمِ نافع، یعنی علمِ شرعی کے فضائل اور ثمرات سے متعلق چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے:

❀......سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ))

''علم کی فضیلت میری نظر میں عبادت کی فضیلت سے زیادہ پیاری ہے۔''

[صحيح] المستدرك للحاكم: 314 ـ صحيح الجامع: 4214

❀......سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ)).

[صحيح] سنن أبی داود: 3641 ـ سنن الترمذی: 2682 ـ سنن ابن ماجه: 223

''یقیناً صاحبِ علم شخص کی فضیلت عبادت گزار پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں کی رات میں چاند کی تمام ستاروں پر فضیلت ہوتی ہے۔''

❀......سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلى أَدْنَاكُمْ)).

''صاحبِ علم شخص کی عبادت گزار پر فضیلت اسی طرح ہے جیسے مجھے تمہارے کسی ادنیٰ شخص پر فضیلت حاصل ہے۔''

[صحيح] المعجم الكبير للطبرانی: 7911

❀......سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الْـعِلْمِ ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ، وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ))

''جو شخص حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر گامزن ہو اللہ تعالیٰ اسے جنّت کے راستے پر چلا دیتا ہے، فرشتے طالبِ علم سے خوش ہو کر اپنے پَر اس کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور آسمان و زمین میں موجود تمام مخلوق اور پانی میں موجود مچھلیاں بھی عالم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔''

[صحیح] سنن أبی داود: 3641 ـ سنن الترمذی: 2682 ـ سنن ابن ماجه: 223 ـ صحیح الجامع: 6297

❀......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْـخَـلْـقُ كُـلُّهُـمْ يُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِ الْخَيرِ ، حَتّٰى نِينَانُ الْبَحْرِ)).

''ساری مخلوقات خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔''

[صحیح] صحیح الجامع: 3343 ـ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1852

❀......سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَـنْ غَـدَا إِلَـى الْـمَسْـجِـدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ)).

''جو شخص مسجد میں صرف اس ارادے سے جائے کہ وہ خیر و بھلائی کی کوئی بات سیکھے یا سکھائے گا تو اسے کامل حج کرنے والے حاجی کے ثواب کے مثل اجر و ثواب ملے گا۔''

[حسن صحیح] صحیح الترغیب والترهیب: 86

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

❀ ......سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَطْلُبُ الْعِلْمَ ، إِلاَّ وَضَعَتْ لَهُ الْمَلاَئِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضاً بِمَا يَصْنَعُ)).

''جوبھی شخص اپنے گھر سے حصولِ علم کی غرض سے نکلتا ہے فرشتے اس کام سے خوش ہوکر جووہ کرنے جارہا ہے؛اس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔''

[حسن صحيح] صحيح ابن حبان: 85

❀ ......سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدٰى بِهُدَاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)).

''اللہ کی قسم! اگر تمہاری راہنمائی سے ایک بھی شخص کو ہدایت مل جاتی ہے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''

[صحيح] صحيح البخاري: 3973 ـ صحيح مسلم: 2406

❀ ...... سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهٗ أَجرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)).

''جو کسی کو علم سکھاتا ہے؛اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے (اور) عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں ہوتی۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 240

فضائلِ علم سے متعلق اقوالِ سلف:

۞......سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اَلْـعِـلْـمُ خَیـرٌ مِـنَ الْـمَالِ ، اَلْعِلْمُ یَحْرُسُكَ وَأَنْتَ تَحْرُسُ الْـمَـالَ ، وَالْـعِـلْـمُ حَاكِمٌ وَالْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَیهِ ، وَالْمَالُ تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ وَالْعِلْمُ یَزْكُو بِالْإِنْفَاقِ.

''علم؛ مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تم کو حفاظت کرنا پڑتی ہے، علم حاکم ہے جبکہ مال پر حکومت کی جاتی ہے، مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔''

إحیاء علوم الدین: 1/ 17

۞......سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

اَلْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ.

''صاحبِ علم؛ روزے دار اور قیام و جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔''

فهارس لسان العرب: 1/ 320

۞......سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ فِی الْأَجْرِ سَوَاءٌ.

''عالم اور متعلم اجر وثواب میں یکساں ہوتے ہیں۔''

أخلاق العلماء للآجری: 42

۞......سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

مَثَـلُ الْعُلَمَاءِ فِی النَّاسِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِی السَّمَاءِ ، یُهْتَدٰی بِهَا))

''لوگوں میں اہلِ علم کی مثال ایسے ہی ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں، کہ جن کے ذریعے سے راہنمائی لی جاتی ہے۔''

أخلاق العلماء للآجری: 29

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⚘......امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ.

''حصولِ علم، نفل نماز سے افضل ہے۔''

مدارج السالکین: 2/ 470

⚘......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ إِلَى الْعِلْمِ أَحْوَجُ مِنْهُمْ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، لِأَنَّ الرَّجُلَ يَحْتَاجُ إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي الْيَوْمِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَحَاجَتُهُ إِلَى الْعِلْمِ بِعَدَدِ أَنْفَاسِهِ.

''لوگ کھانے پینے سے زیادہ علم کے محتاج ہیں، اس لیے کہ آدمی کو ایک دِن میں کھانے پینے کی ایک یا دو مرتبہ ہی ضرورت پیش آتی ہے جبکہ علم کی حاجت اس کے سانسوں کی تعداد کے برابر رہتی ہے۔''

مدارج السالکین: 2/ 470

اپنے بچوں کو دِینی تعلیم ضرور دِلائیں:

❀ دِینی تعلیم ہی نفع مند تعلیم ہے، جس کے دنیا میں بھی ثمرات ملتے ہیں اور آخرت میں بھی بے پناہ فوائد حاصل ہوں گے۔ آخرت میں اجر وثواب اور انعامات کی صورت میں جو فوائد ملنے ہیں؛ وہ آپ نے گزشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما لیے۔ دنیا میں جو عمومی ثمرات حاصل ہوتے ہیں؛ وہ مختصراً یہ ہیں کہ:

❀ گھر میں روحانیت کا ایک زبردست ماحول بن جاتا ہے، جس کی وجہ سے شیاطین دُور رہتے ہیں اور گھر ہر طرح کے برے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

❀ بنیادی تعلیم کی ابتدا قرآنِ کریم سے کرنے میں بچے کا ذہن کھلتا ہے جو دیگر تعلیم کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیے بہت کارگر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔عموماً دیکھا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کا حافظ بچہ دِیگر بچوں کی نسبت بہت ذہین اور ہوشیار ہوتا ہے۔اس میں سبق جلدی یاد کرنے کی صلاحیت وافر طور پر موجود ہوتی ہے اور اس کا حافظہ بھی مضبوط اور قوی ہوتا ہے۔

❁ گھر علم اور اخلاق کا گہوارہ بن جاتا ہے، کیونکہ یہ بات حقیقت ہے کہ علمِ دین سے آراستہ شخص جس قدر اخلاقیات سے متصف ہوتا ہے، دوسرے نسبتاً اتنے نہیں ہوتے۔دِینی تعلیم کے اداروں میں علم کے ساتھ ساتھ اخلاق بھی سکھایا جاتا ہے اور یہ طرزِ عمل اسلاف سے ہی چلا آ رہا ہے۔جیسا کہ امام سمعانی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مجلس میں پانچ ہزار کے قریب طلبہ شریک ہوا کرتے تھے، جن میں سے پانچ سو ان سے صرف حدیث کا علم سیکھتے جبکہ بقیہ تمام لوگ علم کے ساتھ ساتھ ان سے اخلاقیات وآداب بھی سیکھا کرتے۔

سیر أعلام النبلاء: 11/ 316

اسی طرح ابو بکر مطوعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی مجلسِ حدیث میں بارہ سال تک شرکت کرتا رہا ہوں اور اس دوران میں نے ان سے احادیث کا علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آداب واخلاقیات بھی سیکھے۔

سیر أعلام النبلاء: 11/ 316

❁ دِینی تعلیم حاصل کرنے والے بچے میں بڑوں کا ادب واحترام، رِشتوں کا پاس ولحاظ اورحسنِ معاشرت کے اصول وآداب بھی بہتر طور پر پائے جاتے ہیں۔انہیں کام کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے اور بات کرنے کا سلیقہ بھی۔

❁ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد سے آگاہی اور کسی کی بھی حق تلفی کرنے کے نقصان اور قباحت سے واقف ہونے کی وجہ سے متعلمِ دین کسی بھی طرح کے ظلم وزیادتی سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اجتناب کرتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک بہت ہی خوب صورت معاشرتی زندگی وجود میں آتی ہے۔

❁ علمِ دین سے آراستہ شخص میں فرماں برداری کا جذبہ اور تابع فرمانی کی خُو پائی جاتی ہے۔ وہ اپنے والدین، بڑوں اور بزرگوں کے حکم کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرتا۔

❁ والدین کی خدمت اس شعور کے ساتھ کرتا ہے کہ یہ اللہ و رسول کا حکم بھی ہے اور باعثِ اجر و ثواب بھی۔ جس بناء پر وہ خوب جی بھر کے ان کی خدمت گزاری کرتا ہے۔

❁ دِین کا طالب علم اپنے اساتذہ کا بہت مؤدب ہوتا ہے، کیونکہ اسے یہ شعور ہوتا ہے کہ مجھے جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی کی طرف لانے والے یہی اصحابِ خیر ہیں، لہٰذا یہ سب سے زیادہ احترام اور اکرام کے لائق ہیں۔ جبکہ بدقسمتی کے ساتھ یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے عصری تعلیم کے اداروں میں استاد کی پہلے جیسی عزت نہیں رہی، جو شخصیت قوم کی معمار ہے وہ اپنے ہی تلامذہ کے ردِعمل سے خائف رہتی ہے۔ جدید تعلیمی نظام کی ایک بڑی خرابی یہ سامنے آئی ہے کہ طلبہ کی نظر میں استاد محض ایک ملازم کی حیثیت میں رہ گیا ہے اور اس کی جانب سے ہونے والے کسی بھی تادیبی عمل کے جواب میں ردِعمل کا اظہار کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔

دِینی تعلیم کے اداروں میں طلبہ کی تربیت ہی اس نہج پر کی جاتی ہے کہ وہ سرتا پا سراپا ادب بن جاتے ہیں۔ مشہور واقعہ ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے کو امام اصمعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حصولِ علم کے لیے بھیجا۔ وہ اپنے استاذ کا بہت خدمت گزار ثابت ہوا۔ ایک دن خلیفہ امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ وضو فرما رہے ہیں اور ان کا بیٹا برتن ہاتھ میں لیے پانی ڈال رہا ہے تو خلیفہ اپنے بچے (کے اس کمالِ ادب کے باوصف بھی اس) سے یہ کہنے لگے کہ تمہیں چاہیے تھا کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالتا اور دوسرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہاتھ سے استاد کے پاؤں دھوتا۔

❁ علمِ نافع، یعنی دِینی تعلیم حاصل کرنے والے کو اپنی ذِمے داریوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتتا، کیونکہ اسے مدرسے میں یہ سبق پڑھایا گیا ہوتا ہے کہ ہر شخص ذِمے دار ہے اور وہ روزِ قیامت اپنی اس ذِمے داری کے متعلق جواب دہ بھی ہوگا کہ کس قدر نبھائی اور کتنی کوتاہی کی؟

❁ اس کی زندگی بامقصد ہوتی ہے، وہ بے مقصد زندگی نہیں گزارتا کہ بس کھا پی لیا اور شب و روز بسر کر دِیے۔ بلکہ اپنے فرائض سے آگاہ رہتے ہوئے، اپنی ذِمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزارتا ہے اور تمام تر کاموں سے بہ خوبی طور پر عہدہ برآ ہوتا ہے۔

یقیناً ایسی تربیت دِینی اداروں کا ہی امتیاز ہے۔لہٰذا ان ایام میں مدارس و جامعات میں داخلے شروع ہیں، آپ بھی اپنی دنیا اور آخرت کے فوائد وثمرات سمیٹنے کے لیے اپنے بچوں کو علمِ نافع سے فیضیاب کریں اور اس سعادت سے ہمکنار ہونے والوں میں شامل ہو جائیں۔

جن بچوں کو کم سنی میں ہی علمِ دین کے حصول کے لیے لگا دیا جاتا ہے وہ بہت Brilliant بچے ثابت ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس جن کو بچپن میں حصولِ علم کے لیے نہیں لگایا جاتا تو انہیں وہ رغبت اور طلب حاصل نہیں رہتی، کیونکہ پھر انسان کے مشاغل و مصروفیات بڑھ جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ دن رات دیگر کاموں سے ہی فارغ نہیں ہو پاتا چہ جائیکہ وہ تعلیم کے لیے وقت نکالے، پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ویسے کا ویسا ہی علم سے بے بہرہ رہتا ہے اور جہالت کی زندگی گزارتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے تعلیمی عمل کے ساتھ منسلک ہوا جائے کیونکہ یہ بدرجہا بہتر اور تاعمر مفید ثابت ہوتا ہے جیسا کہ امام حسن رحمہ اللہ کا قول ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طَلَبُ الْحَدِیثِ فِی الصِّغْرِ كَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ

''بچپن میں علم حدیث کا حصول پتھر پر نقش کی طرح ہوتا ہے۔''

جامع البیان العلم وفضله، ص: 99

یعنی تا حیات ثابت رہتا ہے کبھی مٹ نہیں پاتا۔ لہٰذا اپنے بچوں کو ابتدا ہی سے قرآن کی تعلیم سے آراستہ کیجیے اور اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کا سامان کیجیے۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com